سوال

(249)قبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عالی شان بڑا قبہ ہے جس میں متعدد قبریں لکڑی کے جالی دار کٹھروں کے اندر محصور ہیں ۔ اس قبہ کے برابر لائن میں علاوہ دائیں طرف مسجد شریف ہے اس پر بھی قبہ ہے اور بائیں طرف دوسرا قبہ ہے اس میں بھی قبریں ہیں ۔ اس کا دروازہ بند ہوتا ہے اور ان تینوں کے آگے ایک بڑا صحن ہے جو کہ تقریباً ایک جریب کا ہے جس کو متولی نے مسجد شریف کا حکم دیا ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ مسجد کے برابر والے صحن کو امام چھوڑ کر درمیان قبر جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کے تھوڑا شمال کی طرف ہٹ کر کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے ۔ سوا جمعہ اور عیدین کے نماز ہمیشہ ہوتی ہے ۔ جگہ تنگ ہونے سے امام قبوں کو متوجہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے اور صفیں سارے صحن کی لمبائی پر بنائی جاتی ہیں کیا اس حالت میۃ امام اور مقتدیوں کی نماز جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مذکورہ میں نماز بالکل جائز نہیں ۔ اس کی بابت بہت احادیث آئی ہیں ہم قدر ضرورت پر اکتفا کرتے ہیں ۔

(1) « عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الارض کلها مسجد الا المقبرہ والحمام رواہ الخمسۃ الا النسائی » (منتقیٰ)

''یعنی زمین تمام مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام ۔''

(2) « عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیها رواہ الجماعۃ الا البخاري وابن ماجۃ» (منتقیٰ)

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو نہ ان کے اوپر بیٹھو''

(3) « عن بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجعلوا من صلوٰتکم فی بیوتکم ولا تتخذوها قبورا رواہ الجماعۃ الا ابن ماجۃ» (منتقیٰ)

''یعنی کچھ نماز (نفل) گھروں میں پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ (اگر گھروں میں نماز نہیں پڑھو گے تو گویا گھر قبریں بن گئے ۔''

(4) « عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ سورۃ البقرۃ» (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ کتاب فضائل

القرآن)

''گھروں کو قبریں نہ بناؤ بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

(5) «عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیآءہم مساجد متفق علیہ» (مشکوٰۃ)

''رسول اللہ ﷺ نے اخیر بیماری میں فرمایا کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔''

(6) «عن جندب بن عبداللہ البجلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول ان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیآءہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذالک» (رواہ مسلم (منتقی)

''جندب بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ دن پہلے سنا۔ آپ فرماتے تھے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے۔ خبردار تم قبروں کو مسجدیں نہ بناؤ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

(7) «عن عائشۃ قالت ان اُم حبیبہ واُم سلمۃ ذکرتا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنیسۃ رأتاہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فقال ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصلح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک التصاویر اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمۃ» (مسلم)

''اُم حبیبہؓ اور اُم سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجا کا ذکر کیا جو حبشہ میں تھا اس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں اس قسم کی تصویریں کھینچتے یہ لوگ تمام مخلوق سے قیامت کے دن بدتر ہیں۔''

(8) «عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی» (مشکوٰۃ)

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے نیز قبروں پر مسجدیں بنانے والوں کو اور چراغ جلانے والوں کو لعنت کی ہے۔''

اس قسم کی احادیث بہت آئی ہیں ہم نے صرف آٹھ پر اکتفا کیا ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں نماز جائز نہیں۔ سوال میں قبوں کے سامنے کا صحن مسجد کا صحن قرار دیا ہے مگر بناوٹ اور قبوں کا راستہ بتلا رہا ہے کہ قبوں کے سامنے کا صحن مسجد کا نہیں۔ ہاں مسجد کے سامنے مسجد کا ہے۔ پس قبوں کے صحن میں نماز بالکل جائز نہیں کیونکہ وہ قبرستان کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ نمبر 2 کی حدیث میں قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بھی ناجائز بتلایا ہے اور قبوں کے سامنے کے صحن میں کھڑے ہونے سے قبوں کی طرف منہ ہوتا ہے او رقبہ سارا قبر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ قبہ قبر کی شان کو دوبالا کرنے کے لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی تعظیم زیادہ ہو۔ جیسے غلاف وغیرہ چڑھاتے ہیں خاص کر جب دروازہ کھلا ہو تو قبر بھی سامنے آجاتی ہے۔ پس یہ دوسری وجہ ممانعت کی ہوئی ہو۔ اس میں مطلقاً قبر کی طرف نماز منع ہے خواہ جس جگہ میں نماز پڑھتا ہے وہ قبرستان کا حصہ ہو یا نہ ہو۔ پھر قبروں پر مسجدیں بنانا ناجائز ہے جیسے نمبر 6، 7 کی حدیث میں ہے بلکہ بعض روایتوں میں آپ نے لعنت فرمائی ہے جیسے نمبر 5، 8 کی حدیث میں ہے۔ پس جب یہ مسجدیں ناجائز ہوئیں اور لعنت کا باعث ہوئیں تو ان میں نماز بھی ناجائز ہوئی اور ظاہر بات ہے کہ مسجد کے صحن میں نماز مسجد ہی میں ہے تو یہ بھی ناجائز ہوئی پس جب مسجد صحن مسجد میں نماز ناجائز ہوئی تو قبوں کے صحن میں کس طرح جائز ہوگی؟ بلکہ اگر قبوں کا صحن نہ ہو۔ مسجد کا اور قبوں کا مشترک ہو تو بھی جائز نہیں کیونکہ عبادت میں ناجائز کی ملاوٹ ہو تو عبادت ناجائز ہو جاتی ہے۔

پھر نمبر 4 کی حدیث میں فرمایا ہے کہ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور گھروں میں قرآن پڑھنے کی ترغیب دی ہے مطلب یہ کہ قبریں قرآن کی جگہ نہیں صرف دفن کے وقت میت کے سر کی طرف شروع سورہ بقرہ کا اور پاؤں کی طرف اخیر سورہ بقرہ کا پڑھنا آیا ہے اور زیارت کے وقت بعض ضعیف احادیث میں سورہ فاتحہ۔ قل ہو اللہ۔ سورہ الہاکم۔ سورہ یٰسین۔

آیۃ الکرسی پڑھ کر مردے کو بخشنے کا ذکر آیا ہے۔ بعض روایتوں میں قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ آیا ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔ ان کے علاوہ کہیں ذکر نہیں بلکہ نمبر 4 کی حدیث سے ممانعت ظاہر ہوئی ہے خاص کر مجاور بن کر پڑھنا زیادہ بُرا ہے کیونکہ اس کا بالکل کسی حدیث میں ذکر نہیں جب قرآن کی یہ حالت ہے تو نماز کیسے جائز ہوگی جو زیادہ احتیاط والی عبادت ہے اور قرآن پر بھی شامل ہے۔ قرآن باوضو۔ بے وضو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ اس کے لیے کندھوں کا ڈھانکنا ضروری نہیں۔ اس میں بات کرنی بھی جائز ہے۔ قبلہ رُخ ہونا شرط نہیں اس قسم کے بہتیرے امور ہیں جو نماز کے لئے ضروری ہیں قرآن کے لیے ضروری نہیں۔ پس نماز زیادہ محل احتیاط ہے۔ اس کا قبرستان میں پڑھنا جہاں تھوڑا سا شبہ قبرستان کا ہو۔ وہاں اس کا ادا کرنا یا اس جگہ کو مسجد کا حکم دینا یہ کسی صورت میں جائز نہیں۔

پھر نمبر 3 کی حدیث میں گھروں کو قبریں بنانے سے نہی کی ہے اور ان میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ گویا جس گھر میں قبر ہو وہ سارا گھر نماز کے قابل نہیں رہتا تو قبے جو قبوں کی خاطر ہیں اور قبروں کی تعظیم اور ان کی شان کو دوبالا کرنے کے لیے ہے بلکہ ایک طرح قبر ہی ہیں تو ان میں یا ان کے مستقل یا مشترکہ صحن میں نماز کیونکر جائز ہوگی؟

پھر نمبر 8 کی حدیث میں قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے اور مسجد میں نمازوں کے لیے آنا یہ مسجدوں کی زیارت ہے اور عورتوں کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ چنانچہ اس کی بابت مشکوٰۃ وغیرہ میں بکثرت احادیث موجود ہیں پس جب عورتیں قبوں کے صحن میں نماز کے لیے آئیں تو وہ ملعون ہوگئیں تو نماز کس طرح جائز ہوئی؟

ایک اور مسئلہ :

اس حدیث سے ایک اور زبردست مسئلہ نکلا وہ یہ کہ ایسی زیارت گاہوں کو فوراً گرا دینا چاہیے کیونکہ ان زیارت گاہوں میں عموماً عورتیں آتی ہیں اور ان میں چراغ جلائے جاتے ہیں جو تمام لعنت کا باعث ہیں۔ اگر یہ قبے اور اس قسم کی زیارت گاہیں نہ ہوں تو نہ چراغ جلیں نہ عورتیں زیارت کو آئیں اور تمام کو لعنت سے رہائی ہو۔

گھر میں دفن کا مسئلہ :

گھروں میں میت دفن کرنے کی بابت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں جائز ہے اگرچہ وہاں نماز نہ پڑھ سکے لیکن دفن منع نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ گھر ہی میں دفن ہوئے ہیں۔ بعض علماء گھر میں دفن جائز نہیں کہتے اور رسول اللہ ﷺ کی بابت یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ کا خاصہ ہے کیونکہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث ہے نبی نے جہاں دفن ہونا ہوتا ہے وہیں اللہ اس کی جان قبض کرتا ہے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تخصیص کی بھی بعض روایات آئی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص337

محدث فتویٰ